افضلیت شیخین کریمین اور ارشاداتِ مرتضوی

اقتباس

از

مناقب الخلفاء الراشدین مع عقائد العلماء الربانیین

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی نذیر احمد سیالوی دامت برکاتھم العالیہ

جامعہ محمدیہ معینیہ

عمر ٹاؤن 214 رب ڈھڈی والا جڑانوالا روڈ فیصل آباد

باب سوم

افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما اور اجماعِ اُمت

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کے مجتہدین کا کسی زمانہ میں کسی امر دینی پر اتفاق کر لینا اجماع امت ہے۔ اور اجماع امت کا حجت شرعیہ ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اجماع سب سے مقدم ہے جبکہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صرف افضلیت پر ہی نہیں بلکہ افضلیت کے قطعی ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں مسئلہ افضلیت اختلافی یا اختیاری ہونے کا حقیقت وواقعیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ازالۂ شبہات کے باب میں ایسے شبہات ومغالطات کی حقیقت واضح کر دی جائے گی۔

جب افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت ہے تو حضرات صحابہ کرام کے اجماع کے بعد مبتدعہ کا مسئلہ افضلیت میں اختلاف، اجماع امت پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اگر مبتدعہ کے اختلاف کا اعتبار کیا جائے پھر تو لازم آئے گا کہ قرآن کریم کے محفوظ ہونے اور آخرت میں دیدارِ الٰہی واقع ہونے اور حدیث کے حجت شرعیہ ہونے پر اجماع امت ہونے کا ہی انکار کر دیا جائے۔

نعوذ باللہ من ذلك۔

جب مسائل مذکورہ پر اجماع امت ہونے کے بعد مبتدعہ کا اختلاف قابل اعتبار نہیں ہے تو افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر اجماع اُمت ہو جانے کے بعد بھی کسی کا اختلاف ہرگز قابل اعتبار نہیں ہے بلکہ اختلاف کرنے والا شرعاً مجرم ہے اور دھاندلی سے مسئلہ مذکورہ پر اجماع امت ہونے کی نفی کرنے والا اس سے بھی زیادہ قصوروار ہے۔ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد حضرات تابعین عظام ومن بعدھم تمام اہل سنت کا افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر اجماع اور اتفاق ہے۔ مسئلہ افضلیت کو اہل سنت میں اختلافی مسئلہ قرار دینا سراسر غلط بیانی ہے۔ اللہ تعالیٰ سبھی لوگوں کو اتباع حق کی توفیق دے۔ آمین رب العالمین۔

بتوفیق للہ تعالیٰ اقول:

اگرچہ حضرات اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کثیر تعداد نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما بیان فرمائی ہے لیکن ان نفوس قدسیہ میں سے سب سے زیادہ اہتمام اور تفصیل کے ساتھ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شیخین کریمین حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کا بیان فرمایا ہے۔ اس لیے فقیر راقم الحروف سب سے پہلے ارشادات مرتضویہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے تاکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سچی محبت کرنے والے آپ کے عقیدہ پر ثابت قدم رہیں اور اگر کوئی غلط فہمی کا شکار ہے تو وہ تائب ہو جائے۔ وباللہ التوفیق۔

<u>پہلی حدیث مرتضوی:</u>

"عن محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال: ابوبکر. قلت ثم من؟ قال عمر. وخشیت ان یقول

عثمان، قلت: ثم انت؟ قال: ما انا الا رجل من المسلمین“

(صحیح البخاری 518/1)

دوسری حدیث:

”عن محمد بن الحنفیة وھو ابن علی بن ابی طالب قال: قلت یا ابت من خیر ھذہ الامة بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟

قال: ابوبکر. قلت: ثم من؟ قال: عمر. قال: فخشیت ان اقول ثم من؟ فیقول عثمان فقلت: انت یا ابتِ فقال ابوک رجل من المسلمین“

حدیث نمبر 136 (فضائل الصحابة 189/1) اسنادہ صحیح

تیسری حدیث:

”عن الحسن بن محمد عن ابیہ قال: قلت لعلی بن ابی طالب: من افضل ھذہ الامة بعد نبیھا؟ قال: سبحان اللہ یا بنی ابوبکر قال قلت: ثم من؟ قال سبحان اللہ یا بنی ثم عمر. قال: قلت لہ مخافة ان أزید فیزیدنی ثم انت یا امیر المؤمنین قال: ثم لست ھناک ثم انا بعد رجل من المسلمین۔“

حدیث نمبر 430 (فضائل الصحابة 383/1)

رجال الاسناد ثقات“

ترجمہ: پہلی حدیث:

”حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے اپنے باپ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے بہترین اور افضل کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد) پھر کون افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں مزید سوال کروں تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، تو میں نے عرض کیا: پھر آپ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں صرف ایک مرد ہوں مسلمانوں میں سے۔ (صحیح البخاری)

ترجمہ دوسری حدیث:

''حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے عرض کیا اے میرے ابا جان! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کا سب سے بہترین اور افضل شخص کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد) کون سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر میں سوال کروں کہ پھر کون افضل ہے؟ تو آپ کہہ دیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے کہا: تم، اے میرے ابا جان! (باقی سب سے افضل ہیں) تو آپ نے فرمایا: تیرا باپ مسلمانوں سے ایک مرد ہے،، (فضائل الصحابة)

ترجمہ تیسری حدیث:

''حضرت حسن بن محمد اپنے باپ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل کون ہیں؟

تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ اے میرے بیٹے! اس امت میں سب سے افضل

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے عرض کیا (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد) سب سے افضل کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ اے میرے بیٹے! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس اندیشہ کی بنا پر کہ میرے مزید سوال کرنے کی وجہ سے آپ جواب میں مزید کسی صحابی کا نام ذکر کریں گے تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! پھر تم سب سے افضل ہو؟ تو آپ نے فرمایا: میں اس مقام پر نہیں ہوں، میں مسلمانوں سے (مزید) ایک مرد کے بعد ہوں۔''

(فضائل الصحابة)

چوتھی حدیث:

''عن ابن الحنفية قال: قلت: يا ابت من خير الناس بعد رسول الله، فقال: ابوبكر. قلت: ثم من، قال ثم عمر''

حدیث نمبر 552 (فضائل الصحابة 1/454) اسنادہ صحیح۔

پانچویں حدیث:

''عن محمد بن الحنفية قال: قلت لابي من خير هذه الامة بعد نبيها، قال: يا بني خير هذه الامة بعد نبيها ابوبكر قال: قلت: ثم من؛ قال ثم عمر''

حدیث نمبر 554 (فضائل الصحابة 1/454) اسنادہ صحیح

ترجمہ گزر چکا ہے۔

حضرت محمد بن حنفیہ: محمد بن علی بن ابی طالب ابوالقاسم المدنی رضی اللہ عنہما جلیل

القدر تابعی ثقہ ہیں۔ انہوں نے مسئلہ افضلیت کے بارے میں اپنے والد کریم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا ہے اور آپ نے جواب ارشاد فرمایا ہے وہ آپ حدیث مذکور کی روایات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مقدس کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے آپ نے پورے وثوق اور یقین کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا ہے:

''خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابو بکر''

''پھر انہوں نے عرض کیا: ثم من؟ تو فرمایا: ثم عمر، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔''

ضروری تنبیہ:

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اپنے لخت جگر اور نور نظر کے سوال کے جواب میں یہ نہیں فرمایا: کہ مسئلہ افضلیت تو اختیاری ہے کسی نے کسی کو افضل سمجھا ہے اور کسی نے کسی کو، البتہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے افضل سمجھتا ہوں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتا ہوں۔

حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت کے عقیدہ اور نظریہ کو اپنی رائے اور اپنا موقف قرار نہیں دیا بلکہ الٹا حضرت محمد بن حنفیہ کے سوال پر ہی تعجب کا اظہار فرمایا ہے جیسا کہ حسن بن محمد عن ابیہ والی روایت میں صراحت ہے کہ، من افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا؟ کے جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سبحان اللہ یا بنی ابو بکر۔

پھر ثم من؟ کے جواب میں فرمایا؟ سبحان اللہ یابنی ثم عمر۔

جبکہ دین متین اور لغت عرب کا ادنیٰ خادم بھی بخوبی سمجھ رہا ہے کہ کلام مذکور میں "سبحان اللہ" اظہار تعجب کے لیے ہے۔ اور آپ کا مقصود و مدعیٰ یہ تھا کہ نہایت ہی تعجب کی بات ہے کہ میرا بیٹا ہونے کے باوجود تمہیں اب تک یہ مسئلہ ہی معلوم نہیں ہے کہ امت محمدیہ میں سب سے افضل کون ہے اور فضیلت میں دوسرے درجہ پر کون ہے؟

اس سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دینی بصیرت یہ ہے کہ مسئلہ افضلیت نہ ہی اختیاری ہے اور نہ ہی کسی صاحب علم کے لیے اس سے بے خبر اور غافل رہنے کی گنجائش ہے۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ

شیخ الاسلام احمد بن علی بن حجر عسقلانی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:

"فی روایۃ محمد بن سوقۃ عن منذر عن محمد بن علی "قلت لابی: یا ابتی من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال: او ما تعلم یا بنی ؟ قلت: لا. قال ابوبکر"

اخرجہ الدار قطنی (فتح الباری 40/7)

"حضرت محمد بن علی (المعروف بابن الحنفیۃ) رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنے باپ (حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا: اے میرے باپ! حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل کون ہے؟

تو آپ نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا تم نہیں جانتے؟

میں نے عرض کیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

بعد سب لوگوں سے افضل ہیں۔ امام دار قطنی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔''

یہ حدیث اظہار تعجب میں فضائل الصحابۃ کی حدیث مذکور سے بھی زیادہ واضح ہے کیونکہ اس میں ''او ما تعلم یا بنی؟'' میں استفہام تعجب کے لیے ہے۔؟!

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

چھٹی حدیث:

''عن زر بن حبیش عن ابی جحیفة قال: سمعت علیا یقول: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیها؛ ابوبکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد ابی بکر؛ عمر''

حدیث نمبر 40 (فضائل الصحابہ 93/1) اسنادہ حسن

حدیث نمبر 833 (مسند امام احمد 2/200)

ساتویں حدیث:

''عن الحکم قال سمعت اباجحیفة قال سمعت علیا. قال الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد نبیها؛ فقالوا: نعم فقال: ابوبکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر هذه الامة بعد ابی بکر؛ قالوا: نعم فقال عمر ثم قال: الا انبئکم بخیر هذه الامة بعد عمر فقالوا: بلی. فسکت''

حدیث نمبر 44 (فضائل الصحابۃ 95/1) اسنادہ صحیح

آٹھویں حدیث:

''عن عبد خیر عن علی و عن الشعبی عن ابی جحیفة عن علی و عن عون

بن ابی جحیفة عن ابیه عن علی انه قال: خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر وخیرھا بعد ابی بکر عمر ولو شئت سمیت الثالث''

حدیث 45 (فضائل الصحابة 96:1) اسانیدہ صحاح۔

حدیث نمبر 879 (مسند امام احمد 224/2)

نویں حدیث:

''عن ابی جحیفة قال: خطبنا علی یوما فقال: الا اخبرکم بخیر ھذہ الامة بعد نبیھا؛ ابوبکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر ھذہ الامة بعد نبیھا و بعد ابی بکر؛ عمر'' حدیث: 399 (فضائل الصحابة 369:1) اسنادہ حسن

دسویں حدیث:

''عن عامر قال: قال ابو جحیفة: قال علی: الا اخبرکم بخیر ھذہ الامة بعد نبیھا؛ قلت بلی قال: ابوبکر و عمر ثم رجل آخر''

حدیث نمبر 402 (فضائل الصحابة 370/1) اسنادہ صحیح۔

ترجمہ چھٹی حدیث:

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمارہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخصیت کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔''

ترجمہ ساتویں حدیث:

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو لوگوں نے کہا: ہاں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس اُمت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو سامعین نے عرض کیا: ہاں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل کی خبر نہ دوں؟ تو سامعین نے کہا: کیوں نہیں (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ خاموش ہو گئے۔''

ترجمہ آٹھویں حدیث:

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں چاہوں تو فضیلت میں تیسرے (درجہ پر فائز) کا نام بھی بتا دوں۔''

نویں اور دسویں حدیث کا خلاصہ، مفہوم تقریباً پہلی احادیث والا ہی ہے۔

گیارہویں حدیث:

"عن حصین بن عبدالرحمن عن ابی جحیفة قال:قال: کنت اری ان علیا افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلت :یاامیر المؤمنین انی لم اکن اری ان احدا من المسلمین من بعد رسول اللہ افضل منک قال: اولا احدثک یاابا جحیفة بافضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قلت: بلی قال: ابوبکر. قال: افلا اخبرک بخیر الناس بعد رسول اللہ وابی بکر ؟قال:قلت:بلی فدیتک قال:عمر"

حدیث نمبر 404(فضائل الصحابة 1/ 370-371) صحیح لغیرہ

بارہویں حدیث:

"عن عامر عن ابی جحیفة قال: قال علی بن ابی طالب:

الا اخبرکم بخیر ھذہ الامة بعد نبیھا ؟ ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر"

حدیث نمبر 406(فضائل الصحابة 1/ 371) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 878(مسند امام احمد 2/ 224)

تیرہویں حدیث:

"حدثنا عبداللہ (الی ان قال) حدثنی عون بن ابی جحیفة قال کان ابی من شُرَط علی و کان تحت المنبر فحدثنی ابی انہ صعد المنبر یعنی علیا فحمد اللہ واثنی علیہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال: خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر والثانی عمر وقال: یجعل اللہ الخیر حیث احب"

حدیث نمبر 413(فضائل الصحابة 1/ 375) اسنادہ حسن

حدیث نمبر 837(مسند امام احمد 2/ 202)

چودھویں حدیث:

"قال عامر: اشهد علی ابی جحیفة انه قال: اشهد علی علی انه قال:
یا وهب الا اخبرك بافضل هذه الامة بعد نبیها ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر"
(فضائل الصحابة 452/1) اسنادہ صحیح۔

ترجمہ گیارہویں حدیث:

"حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہی گمان کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے افضل ہیں تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میں نہیں گمان کرتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مسلمانوں سے کوئی شخص تم سے افضل ہے۔ تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب لوگوں سے افضل (ذات اقدس) نہ بتاؤں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، (آپ ضرور بتائیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے افضل (ذات اقدس) کی خبر نہ دوں؟ تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، میں آپ پر قربان (آپ ضرور خبر دیں) تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔"

ترجمہ بارہویں حدیث مرتضوی:

"کیا میں تمہیں خبر نہ دوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب

سے بہترین اور افضل شخصیت کی؟ وہ حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم ہیں پھر ایک اور مرد ہیں رضی اللہ عنہم۔،،

ترجمہ تیرہویں حدیث:

''حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میرے والد حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سپاہیوں سے تھے اور منبر کے پاس بیٹھے تھے تو میرے باپ نے مجھے بتایا کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا اور فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے (درجہ پر) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جہاں پسند فرماتا ہے خوبی اور بھلائی رکھتا ہے۔،،

ترجمہ چودہویں حدیث:

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حلفیہ کہتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے وہب! کیا میں تمہیں خبر نہ دوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل شخصیت کی؟ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں پھر ایک اور مرد ہیں (رضی اللہ عنہ)۔،،

فائدہ:

حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی رضی اللہ عنہ سے مزید روایات ملاحظہ کریں:

"عن وهب السوائی قال: خطبنا علی. فقال: من خیر هذه الامة بعد نبیها؟ فقلت: انت یا امیر المؤمنین. قال: لا. خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر. الحدیث"، (مسند امام احمد 201/2) اسنادہ قوی

"عن الشعبی حدثنی ابو جحیفة الذی کان علی یسمیه: وهب الخیر. قال: قال لی علی یا ابا جحیفة. الا اخبرك بافضل هذه الامة بعد نبیها؟ قال: قلت: بلی. و لم اکن اری ان احدا افضل منه. قال: افضل هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وبعد ابی بکر عمر و بعدهما آخر ثالث و لم یسمه"،

حدیث نمبر 835 (مسند امام احمد 201/2) حدیث صحیح۔

اور ایسے ہی مسند امام احمد میں دیگر احادیث بھی حضرت ابو جحیفہ سے اسانید صحاح کے ساتھ مروی ہیں مثلاً حدیث نمبر 836۔(ج2/ص201)

حدیث نمبر 880۔(ج2/ص224) وغیرها من الروایات الکثیرة۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف

شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ رقمطراز ہیں:

"وهب بن عبداللہ: بن مسلم بن جنادة (الی ان قال) ابو جحیفة السوائی قدم علی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم فی اواخر عمره و حفظ عنه ثم صحب علیا بعده و ولاه شرطة الکوفة لما ولی الخلافة"،

(الاصابة فی تمییز الصحابة 490/6)

"حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ السوائی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کے آخری ایام میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہیں اور آپ

ﷺ کے کچھ ارشادات عالیہ یاد بھی کیے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کرلی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی ذمہ داری سنبھالی تو ان کو کوفہ کی سپاہ پر امیر مقرر کر دیا۔،،

مضمون حدیث پر ایک نظر

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد مرتضوی تو آپ کے سوال کا جواب تھا۔ یعنی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے افضل الامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بالترتیب افضلیت کا اعلان فرمایا۔ جبکہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارک کا مضمون پہلی حدیث سے بھی زیادہ لطیف ہے کیونکہ یہ کسی کے سوال کا جواب نہیں ہے بلکہ از خود حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اعلان فرمایا ہے۔ اور وہ بھی ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار اور صرف محدود مجلس ہی میں نہیں بلکہ مسجد میں منبر پر ہزاروں کے اجتماع میں بھی۔

اور اکثر و بیشتر طرق حدیث میں حرف استفہام کے ساتھ آغاز فرمایا ہے۔

الا اخبر کم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ؟

کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟

تو سامعین نے عرض کیا ہاں آپ ہمیں خبر دیں۔ تو آپ نے فرمایا اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

پھر فرمایا: ''الا اخبر کم بخیر ھذہ الامۃ بعد ابی بکر''

کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟

تو سامعین نے عرض کیا ہاں آپ خبر دیں۔ تو آپ نے فرمایا: وہ حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔

تو حدیث مذکور کی بعض روایات میں ہے کہ پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔

اور بعض روایات میں ہے: ''لو شئت لسمیت الثالث۔''

''اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی بتا دوں۔''

اور بعض روایات میں افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بیان کے بعد فرمایا:

''ثم رجل آخر۔''

''یعنی پھر ایک اور مرد باقی تمام امت سے بہترین اور افضل ہے۔''

اور بعض روایات میں صرف حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی افضلیت بیان کی گئی ہے۔

اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضرات اکابر صحابہ کرام انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم سے نہیں ہیں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیوی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف صحبت سے سرفراز ہوئے تھی جیسا کہ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی نے ان کے تعارف میں لکھا ہے۔ اور بعد میں حضرت علی

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کر لی تھی اور حضرت شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم بھی بڑی عظمت وشان والے تھے اس لیے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے یہی سمجھ لیا کہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ ہی افضل الامت ہیں یہ ان کی اپنی رائے تھی جس کا بنیادی سبب حقائق پر اطلاع نہ ہونا ہے تو واقف اسرار ورموز اور حقائق سے باخبر ذات اقدس باب مدینۃ العلم نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کو خصوصی طور پر مخاطب فرما کر ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا اور جو ذات اقدس نفس الامری اور واقعی طور پر افضل الامت ہے اور پھر ان کے بعد جو افضل الامت ہے ان ذوات مقدسہ کے نام مبارک ذکر فرمائے۔ اور تیسری ذات اقدس کو مبہم رکھا۔ فرمایا:

"یا وھب الا اخبرک بافضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر"

اور کبھی فرمایا: "او لا احدثک یا ابا جحیفۃ بافضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟"

اے وہب کیا میں تجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم ہیں پھر ایک اور مرد ہیں رضی اللہ عنہم۔

اور اکثر روایات میں جماعت کو مخاطب فرمایا ہے:

"الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا؟"

اور جب حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کی غلط فہمی کا ازالہ ہو گیا اور انہیں مسئلہ افضلیت میں حق معلوم ہو گیا تو انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو

خوب بیان کیا ہے۔اور بعض اوقات غلط فہمی پر مبنی اپنے سابق نظریہ کا بیان بھی ساتھ ہی کرتے اور اس کے بعد صراط مستقیم اور حق وصواب کو واضح کرنے والے ارشادات مرتضویہ بیان فرماتے تاکہ مخاطبین پر واضح ہو جائے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو افضل الامت قرار دینا خود ان کے نزدیک بھی سراسر باطل اور غلو ہے۔ چونکہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے نزدیک اس نظریہ کی گنجائش ہرگز نہیں ہے۔ اسی لیے تو منبر پر عظیم اجتماعات میں اس نظریہ کی تردید فرمائی اور افضلیت شیخین کریمین و سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کا بیان بار بار فرمایا ہے۔

تنبیہ:

متعدد ارشادات مرتضویہ میں حضرت عمر بن الخطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ پر فائز شخصیت کا تذکرہ اگرچہ مبہم اور غیر واضح انداز میں کیا گیا ہے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تیسرے شخص کی تعیین بھی ارشادات مرتضویہ میں عنقریب آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ وللہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ۔

<u>پندرھویں حدیث:</u>

"عن حصین قال سمعت المسیب بن عبد خیر الهمدانی عن ابیه قال: سمعت علی بن ابی طالب علی المنبر و هو یقول: ان خیر هذه الامة بعد النبی صلی الله علیه وسلم ابوبکر ثم عمر. و انا قد احدثنا بعدهما احداثا یقضی الله فیها ما احب"

حدیث نمبر 926 (مسند امام احمد 248/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 128 (فضائل الصحابہ 181/1)

سولہویں حدیث:

"عن عبد خیر قال: سمعت علیا یقول: خیر ھذہ الامة نبیھا و خیر الناس بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم احدثنا احداثا یقضی اللہ فیھا ما احب"

حدیث نمبر 422 (فضائل الصحابة 1/379) اسنادہ صحیح

سترھویں حدیث:

"عن عبد خیر عن علی قال: الا اخبر کم بخیر ھذہ الامة بعد نبیھا؛ ابوبکر ثم خیرھا بعد ابی بکر عمر. یجعل اللہ الخیر حیث احب"

حدیث نمبر 426 (فضائل الصحابة 1/380) رجال اسنادہ ثقات

اٹھارھویں حدیث:

"عن المسیب بن عبد خیر عن ابیہ قال: قام علی فقال: خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر وعمر وانا قد احدثنا بعدھما احداثا یقضی فیھا ماشاء" حدیث نمبر 425 (فضائل الصحابة 1/380) اسنادہ صحیح

انیسویں حدیث:

"عن عبد خیر قال: سمعت علیا یقول: خیر ھذہ الامة بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ولو شئت لسمیت الثالث"

حدیث نمبر 548۔(فضائل الصحابة 1/453) اسنادہ صحیح

ترجمہ پندرھویں حدیث:

"حضرت عبد خیر ہمدانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ برسرِ منبر فرما رہے تھے:

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد بیشک اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور ان دونوں حضرات کے بعد ہم نے کچھ افعال کیے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا جو اس نے پسند کیا۔''

ترجمہ سولھویں حدیث:

''حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرمارہے تھے (بشمول حضور نبی کریم ﷺ) اس امت میں سب سے افضل اس امت کے نبی ﷺ ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(اس کے بعد گزشتہ حدیث والا مضمون ہے)

تنبیہ:

ان دونوں احادیث کے آخری حصہ میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مشاجراتِ صحابہ کرام جیسے اُمور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا دورِ خلافت بفضلہٖ تعالیٰ ایسے اختلافات سے کلی طور پر مامون ومحفوظ رہا ہے۔

فائدہ:

اس کے بعد والی تین احادیث مبارکہ میں بھی افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما بیان فرمائی گئی ہے البتہ حدیث نمبر 548 میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے بیان کے بعد فرمایا: ''ولو شئت لسمیت الثالث۔

''اور اگر میں چاہوں تو امت مسلمہ میں فضیلت میں تیسرے (درجہ پر

فائز)شخصیت کا نام بھی ذکر کردوں۔،، وللہ الحمد

ضروری تنبیہ:

مسند امام احمد اور زوائد مسند میں بھی حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ کی روایت سے

ارشادات مرتضویہ، اسانید صحیحہ وقویہ کے ساتھ کثیر تعداد میں موجود ہیں:

حدیث نمبر 926_247/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 932_249/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 1030_302/2) حدیث صحیح

حدیث نمبر 1031_302/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 1040_306/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 1060_316/2) صحیح لغیرہ

حدیث نمبر 908_238/2) اسنادہ صحیح

حدیث نمبر 909_239/2) اسنادہ قوی

حدیث نمبر 922_245/2) حدیث صحیح

حدیث نمبر 934_250/2) حدیث صحیح

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت سے

حدیث نمبر 1051_311/2_312) اسنادہ قوی

بیسویں حدیث:

"عن علی بن ربیعة الوالبی عن علی قال: انی لاعرف اخیار هذه الامة

بعد نبیها ابوبکر و عمر ولو شئت ان اسمی الثالث لفعلت،،

حدیث نمبر 428(فضائل الصحابة 382/1) اسنادہ حسن

''حضرت علی بن ربیعہ الوالبی رضی اللہ عنہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا: بیشک میں ضرور پہچانتا ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افاضل اشخاص کو۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں اور اگر میں تیسرے شخص کا نام ذکر کرنا چاہوں تو ضرور کردوں۔''

اکیسویں حدیث:

''حدثنا عبداللہ (الی ان قال) سمعت النزال قال: سمعت علیا و ھو یخطب فی المسجد وھو یقول: الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا، ثلاثۃ ثم ذکر ابابکر و عمر و لو شئت لسمیت الثالث''

حدیث نمبر 429 (فضائل الصحابۃ 1/383) اسناد حسن۔

''حضرت نزال بن سبرہ الہلالی رضی اللہ عنہ (ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء وائمہ کرام نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے اور بعض حضرات نے انہیں تابعی قرار دیا ہے۔ حضرت یحییٰ بن معین نے فرمایا: ثقۃ لایسأل عنہ، یعنی وہ عظیم الشان ثقہ ہیں کہ ان کی ثقاہت کی بابت سوال ہی نہیں کیا جانا چاہیے) نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ مسجد میں دوران خطبہ فرما رہے تھے کیا میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے بہترین اور افضل اشخاص کی خبر نہ دوں؟ وہ تین ہیں پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی ذکر کردوں''

فائدہ:

اس حدیث شریف میں اُمت مصطفویہ کے سب سے بہترین اور افضل

اشخاص کی تعداد بھی بیان فرمائی ہے۔ فرمایا وہ تین ہیں پھر حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے نام ذکر کر دیئے اور تیسرے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا، البتہ فرمایا: لو شئت لسمیت الثالث۔

بائیسویں حدیث:

"عن عبداللہ بن سلمة قال: سمعت علیاً و ھو یخطب: الا اخبرکم بخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ثم قال: الا اخبرکم بخیر الناس بعد ابی بکر عمر"

حدیث نمبر 549 (فضائل الصحابۃ 453/1) اسنادہ صحیح

"حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا اس حال میں کہ آپ خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے افضل شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

تیئیسویں حدیث:

"عن عبد خیر قال: قال علی: ان خیر من ترک نبیکم بعدہ ابوبکر ثم عمر ولقد علمت مکان الثالث۔"

حدیث نمبر 551 (فضائل الصحابۃ 453/1) اسنادہ حسن

"حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد جن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین کو چھوڑا ہے، بلاشک وشبہ ان سب میں سے بہترین اور افضل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے شخص کا مقام ومرتبہ بھی مجھے ضرور معلوم ہے۔"

فائدہ:

اس حدیث مبارک سے یہ حقیقت بھی واضح ہوئی کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما قطعی ہے اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے:

"ان خیر من ترك نبیکم بعدہ ابوبکر ثم عمر۔"

"اور "ان" شک وشبہ کی نفی کے لیے آتا ہے جیسا کہ لغتِ عرب کے طلباء پر بھی پوشیدہ نہیں ہے۔"

چوبیسویں حدیث:

"حدثنا عبداللہ (الی ان قال) قثنا عمرو بن حریث قال سمعت علیا و ھو یخطب علی المنبر وھو یقول :الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر .الا اخبرکم بالثانی فان الثانی عمر"

حدیث نمبر 398 (فضائل لصحابۃ 1/368) اسنادہ حسن

"حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہہ رہے تھے: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت کے سب سے افضل اور اچھے شخص کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیا میں تمہیں (فضیلت میں) دوسرے (درجہ پر فائز شخص) کی خبر نہ دوں پس بلاشک وشبہ (فضیلت میں) دوسرے (درجہ پر فائز) حضرت عمر

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔''

پچیسویں حدیث:

''عن عمرو بن حریث قال: سمعت علیا یقول: خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر ولو شئت ان اسمی الثالث''

حدیث نمبر 397 (فضائل الصحابۃ 368/1) اسنادہ حسن

اس حدیث کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

افضلیتِ خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح

چھبیسویں حدیث:

''حدثنا احمد بن الحسن بن عبدالجبار الصوفی قثنا محمد بن ابی سمینۃ التمار قثنا عبداللہ بن داؤد عن سوید مولی عمرو بن حریث یعنی عن عمرو بن حریث قال: سمعت علیا یقول: خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر و عثمان''

حدیث نمبر 635 (فضائل الصحابۃ 502/1)

''حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بہترین اور افضل حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم ہیں۔''

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

نمبر 1: احمد بن الحسن بن عبدالجبار الصوفی۔ مشہور و ثقہ الدارقطنی۔ (میزان الاعتدال 226/1)

قال الخطیب: احمد بن الحسن بن عبدالجبار بن راشد ابو عبداللہ الصوفی (الی ان قال) و کان ثقة۔ (لسان المیزان 1-151-152)

نمبر 2: محمد بن اسماعیل بن ابی سمینة ابو عبداللہ البصری۔ قال ابو حاتم کان غزاء ثقة وقال ابو داؤد کان من الشجعان و قال صالح بن محمد کان ثقة (الی ان قال) و ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب التہذیب 9/50-51)

نمبر 3: عبداللہ بن داؤد بن عامر بن الربیع الھمدانی۔ قال ابن سعد کان ثقة عابدا ناسکا وقال معاویة بن صالح عن ابن معین ثقة صدوق مأمون (الی ان قال) و قال ابو زرعة والنسائی ثقة وقال ابو حاتم کان یمیل الی الرای و کان صدوقا وقال الدار قطنی ثقة زاھد۔ (تہذیب التہذیب 5/175)

نمبر 4: ابو الاسود المحاربی قاضی الکوفة سوید مولی عمرو بن حریث۔ ذکرہ ابن حبان فی الثقات۔ (تہذیب التہذیب 12/13)

نمبر 5: عمرو بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ القرشی المخزومی ابو سعید الکوفی له صحبة۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عن اخیه سعید بن حریث و ابی بکر و عمر و علی و ابن مسعود و سعید بن زید و عدی بن حاتم (رضی اللہ عنہم)۔ (تہذیب التہذیب 8/16)

فوائد حدیث مرتضوی:

(الف) بحمد للہ تعالیٰ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح حدیث مرتضوی صحیح یا حسن کی صورت میں ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔

(ب) افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر تو اہل سنت کا اجماع ہے اور ان کے بعد جمہور علمائے امت کے نزدیک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ومقام ہے جبکہ بحمد اللہ تعالیٰ حدیث مرتضوی مذکور سے ثابت ہوا کہ بنفس نفیس حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی جمہور میں شامل ہیں۔

(ج) یہ امر قطعی اور یقینی ہے کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان تفضیل میں توقف یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا نظریہ رکھنے والے تمام لوگوں سے زیادہ خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنے مرتبہ ومقام کو جانتے ہیں جب کہ آپ نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد باقی تمام امت سے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے کی تصریح فرمادی ہے۔

نیز حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد مرتضوی:

"ثم انا بعد رجل من المسلمین" (فضائل الصحابۃ 383/1)

میں حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد مؤمنین میں سے مزید ایک مرد کے بعد اپنا مرتبہ ومقام بتایا ہے جبکہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مذکور کی تصریح کے مطابق بلاشبہ وہ مرد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔

تو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کی موجودگی میں حضرت عثمان وحضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان تفضیل میں توقف یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضلیت کے موقف اور نظریہ کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ یہ دونوں موقف حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تصریح کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہیں۔

(و) اس حدیث مرتضوی سے ثابت ہوا کہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مابین تفضیل کے مسئلہ میں اہل سنت کا جو موقف اور نظریہ ہے اس میں اہلسنت کے مقتدایان میں خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ وللہ الحمد

(ہ) افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما والی دوسری احادیث مرتضویہ میں حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے اسمائے مبارکہ کی صراحت کے بعد "لو شئت لسمیت الثالث" اور اس طرح کے دوسرے جملے موجود ہیں ان احادیث کے بعض راویوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ تیسرے شخص خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی ہیں البتہ اپنے نام کی صراحت کرنا مناسب نہیں سمجھا اس لیے اپنا نام ذکر نہیں کیا۔

تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث مرتضوی مذکور سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے کہ بعض راویوں اور ایسے ہی بعض دوسرے اہل علم کا یہ خیال سراسر غلط ہے کیونکہ خود حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد تیسرے شخص حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ وللہ الحمد

اور اگر حدیث مذکور کو حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی کے ساتھ ملا کر مسئلہ کو سمجھا جائے تو یہ مضمون اور بھی زیادہ روشن ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سمعت علیا و ھو یخطب فی المسجد وھو یقول: الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ثلاثۃ ثم ذکر ابابکر و عمر ولو شئت لسمیت الثالث"

حدیث نمبر 429 (فضائل الصحابۃ 383/1) اسنادہ حسن

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ مسجد میں دوران خطبہ فرما رہے تھے:

کیا میں تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے افضل اشخاص نہ بتاؤں؟ وہ تین ہیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا (پھر فرمایا) اور اگر میں چاہوں تو تیسرے (صحابی) کا نام بھی ذکر کر دوں۔"

جبکہ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"سمعت علیا یقول: خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر و عثمان"

حدیث نمبر 635 (فضائل الصحابۃ 502/1) رجالہ ثقات

"میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

حضور نبی کریم ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم و حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم ہیں۔"

تو اس حدیث میں امت مسلمہ میں سب سے افضل تینوں اشخاص کے اسمائے مبارکہ کی تصریح کر دی گئی ہے۔ وللہ الحمد

افضلیت خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے:

حضرت امام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:

"وقال علی: خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر و عمر۔

ھذا واللہ العظیم قالہ علی وھو متواتر عنہ لانہ قالہ علی منبر الکوفۃ فقاتل اللہ الرافضۃ ما اجھلھم۔" (تاریخ الاسلام 115/3)

اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں۔

(حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا): عظمت والے اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور یہ فرمان آپ سے تواتر سے ثابت ہے اس لیے کہ آپ نے منبر کوفہ پر یہ ارشاد فرمایا ہے۔ روافض کو اللہ تعالیٰ نیکی اور رحمت سے دور کردے کتنے جاہل ہیں (کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جو نظریہ اور موقف تواتر سے ثابت ہے اس کے خلاف نظریات رکھتے ہیں)

عظیم محدث وفقیہ احمد بن حجر الہیتمی المکی قدس سرہ العزیز رقمطراز ہیں:

"قال الذهبي و قد تواتر ذلك عنه في خلافته و كرسي مملكته و بين الجم الغفير من شيعته ثم بسط الاسانيد الصحيحة في ذلك قال:

و يقال رواه عن علي نيف و ثمانون نفسا و عدد منهم جماعة ثم قال فقبح الله الرافضة ما اجهلهم. انتهى" (الصواعق المحرقة، ص 60)

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اعلان و بیان ان کی خلافت میں کرسی مملکت پر ان کے شیعہ کے جم غفیر کے درمیان تواتر سے ثابت ہے۔ (علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) پھر امام ذہبی قدس سرہ العزیز نے افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما بیان کرنے والی احادیث مرتضویہ کی اسانید صحیحہ کافی مقدار میں بیان کیں اور فرمایا: کہا جاتا ہے کہ افضلیت شیخین کریمین رضی اللہ عنہما اسی (80) سے

زیادہ افراد واشخاص نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان میں سے ایک جماعت کے نام گنوائے، پھر فرمایا روافض کو اللہ تعالیٰ نیکی اور بھلائی سے ایک طرف کردے، کتنے جاہل ہیں۔

محدث ومؤرخ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر رقمطراز ہیں:

''و قد ثبت عنہ بالتواتر انہ خطب بالکوفۃ فی ایام خلافتہ و دار امارتہ فقال: ایھا الناس ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر و لو شئت ان اسمی الثالث لسمیت'' (البدایۃ والنہایۃ 611/7)

''حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ضرور ثابت ہے کہ آپ نے کوفہ میں اپنے ایامِ خلافت اور اپنے دار الامارت میں خطبہ ارشاد فرمایا، پس فرمایا: اے لوگو! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بلا شک وشبہ اس امت میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں (فضیلت میں) تیسرے (درجہ والے صحابی) کا نام بتانا چاہوں تو اس کا نام (بھی) ضرور بتادوں۔''

ضروری وضاحت:

حضرت امام ذہبی نے افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کا اعلان وبیان حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر سے ثابت ہونا بتایا ہے۔ جبکہ علامہ ابن کثیر نے حضرات خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا اعلان وبیان آپ سے تواتر سے ثابت ہونا بیان کیا ہے۔

ان دونوں بیانات میں کوئی تضاد اور تناقض ہرگز نہیں ہے۔

اولاً: اس لیے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر

فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کا بیان تواتر سے ثابت ہونا تینوں نفوس قدسیہ کی افضلیت کے آپ سے متواتر ہونے کے منافی نہیں ہے جیسا کہ طلباء پر بھی پوشیدہ نہیں ہے۔

ثانیاً: چونکہ افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی تصریح (ان کے اسمائے مبارکہ کی صراحت کے ساتھ) تواتر سے ثابت ہے۔ جبکہ ان کے بعد فضیلت میں تیسرے درجہ پر فائز ذات اقدس کا بیان مختلف عبارات وتعبیرات کے ساتھ فرمایا ہے جو من حیث المجموع متواتر ہیں جن کی ایک جھلک احادیث مذکورہ میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ آپ نے افضلیتِ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے اعلان وبیان کے بعد کبھی فرمایا: ''ثم رجل آخر'' ''کبھی'' ''لقد علمت مکان الثالث'' ''کبھی'' ''لوشئت ان اسمی الثالث لفعلت'' ''کبھی'' ''لوشئت لسمیت الثالث'' وغیرھا من العبارات۔

اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ارشاد مرتضوی: خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وعثمان (رضی اللہ عنہم)۔ (فضائل الصحابۃ 502/1) رجالہ ثقات ان تمام عبارات وتعبیرات مختلفہ کا بیان ہے۔

نیز حضرت نزال بن سبرہ ہلالی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی:

''الا اخبرکم بخیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ثلاثۃ ثم ذکر ابابکر وعمر و لوشئت لسمیت الثالث'' (فضائل الصحابۃ 383/1) اسنادہ حسن

''کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں دوران خطبہ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل اشخاص کی خبر نہ دوں؟ وہ تین ہیں، پھر حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا ذکر فرمایا

۔(اور فرمایا) اگر میں چاہوں تو تیسرے شخص کا نام بھی ذکر دوں۔"

تو حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی میں تینوں نفوس قدسیہ کے نام ذکر دیئے گئے ہیں۔اس سے واضح ہوا کہ حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کے بعد حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا بیان بھی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ امام ذہبی قدس سرہ العزیز نے ان نفوس قدسیہ کی افضلیت کا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متواتر ہونا بیان کیا ہے جن کے اسمائے مبارکہ کی ہر دفعہ تصریح کر کے آپ نے ان کی افضلیت بیان کی ہے اور وہ صرف حضرات شیخین کریمین رضی اللہ عنہما ہیں۔جبکہ علامہ ابن کثیر نے ان تمام نفوس قدسیہ کا ذکر کیا ہے جن کی افضلیت کا بیان حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے متواتر ہے خواہ ان کے اسمائے مبارکہ کی آپ نے ہر دفعہ تصریح کی ہے یا صراحت کیے بغیر مختلف عبارات اور تعبیرات سے ان کا ذکر کیا ہے۔

تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی تصریح متواتر نہیں ہے لیکن وہ عبارات و تعبیرات جو ارشادات مرتضویہ میں آپ کے لیے ذکر کی گئی ہیں وہ من حیث المجموع متواتر ہیں اور حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مرتضوی میں حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نام مبارک کی تصریح بھی کر دی گئی ہے۔

وللہ الحمد